بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۶ صفر ۱۳۹۹ھ ٭ ۶ صلح ۱۳۵۸ ہش ٭ ۶ جنوری ۱۹۷۹ء	نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے بائیسویں (۲۲) اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے چودھویں (۱۴) سال کا اعلان

وقفِ جدید انجمن احمدیہ اچھا کام کر رہی ہے لیکن احباب کو اس کے کام اور بجٹ میں وسعت پیدا کرنی چاہیئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش کا خلاصہ

ربوہ ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو علالتِ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نمازِ جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اِس خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

حضور نے خطبہ کے آغاز میں اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ ہجری شمسی کے نئے سال (۱۳۵۸ ہش) کا پہلا جمعہ ہے فرمایا ہر وقت کی تبدیلی دعاؤں کا مطالبہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس نئے سال کو ہمارے لئے مبارک کرے اور اس کے ہر دن میں پہلے سے زیادہ برکتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت اور زمانہ کو دن اور رات اِسی طرح ہفتوں، مہینوں، سالوں اور صدیوں میں بانٹ کر ہمارے اندر اُکتاہٹ پیدا کرنے والی یکسانیت کے احساس کو دُور کر دیا ہے۔ ہر نیا دن، نیا ہفتہ، نیا مہینہ، نیا سال اور نئی صدی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے ہمیں حصولِ برکات کے ساتھ ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ میری طرف سے سب احمدیوں کو بھی اور پوری انسانیت کو بھی یہ نیا سال مبارک ہو۔ ملکی استحکام کے لحاظ سے بھی، بین الاقوامی تعلقات کے فروغ کے لحاظ سے بھی اور غلبۂ اسلام کے لحاظ سے بھی۔

بعدہٗ حضور نے فرمایا میں ہجری شمسی سال کے پہلے خطبۂ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ آج میں وقفِ جدید کے ۲۲ ویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے ۱۴ ویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔ وقفِ جدید ہمارے جماعتی نظام کا نسبتاً ایک چھوٹا شعبہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جاری فرمایا تھا۔ اِس کے کام میں خدا تعالیٰ نے برکت ڈالی اور اُس میں وسعت پیدا ہوئی۔ اِس میں شک نہیں وقفِ جدید کا محدود کام ہے لیکن ہر کام کو خوش اسلوبی سے کرنے کے لئے کام کرنے والوں کی اور مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو اِس ادارہ کو کام کرنے والے معلمین بھی ملنے چاہئیں اور کام میں وسعت کے مطابق اس کے لئے مالی رقوم بھی مہیا ہونی چاہئیں ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنا جماعتوں کی ذمہ داری ہے۔

حضور نے فرمایا وقفِ جدید کا نظام جماعت میں نسبتاً چھوٹی سطح پر ابتدائی تربیت کا فریضہ انجام دیتا ہے لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ دُنیا تدبیر کی دُنیا ہے اور تدبیر کی دُنیا لازمی طور پہ تدریجی ارتقاء کی دُنیا ہوتی ہے اور تدریجی ارتقاء کے عمل میں لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اُتنی ہی اہمیّت دینا ضروری ہوتا ہے جتنی اہمیّت بڑی اور اہم باتوں کو دی جاتی ہے۔ اسلام وحشی کو انسان بنانے، انسان کو با اخلاق انسان بنانے اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے آیا ہے۔ اسلام کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات اور اس کے احکام میں کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں ہے جسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکے۔ سارے ہی احکام پر خواہ وہ بظاہر چھوٹے ہوں یا بڑے کماحقّہٗ عمل کرنا ضروری ہے۔

اِس لحاظ سے وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے۔ لیکن اِس کی افادیت کے پیشِ نظر اِس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے۔ جماعتوں اور احباب کو کام کرنے والے معلمین کی تعداد بھی رہ بڑھانی چاہیئے اور وقفِ جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے اِس امر پر زور دیا کہ احباب کو دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کمزور جماعت پر جو عظیم ذمہ داریاں ڈالی ہیں انہیں کماحقّہٗ ادا کرنے کی وہ اسے توفیق عطا فرمائے اور اِسی ضمن میں فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔ آمین ٭

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ صلح ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو اور ہلکی حرارت ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا دیر سلامت رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت کے سایہ میں رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی مخالفت کے بچّہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے اِس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک ابر نازل کیا اور اس مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دُور کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۳)

اِسلام کی مخالفت کو غیر مسلم ممالک میں ہمیشہ کے لئے ختم کرنے اور خدا تعالیٰ کی توحید اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و عظمت کو قائم کرنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی مہم جاری کی گئی ہے اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

الفضل ربوہ

۶ر محرم ۱۳۹۹ھ

۶ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت بابرکت افتتاح اور برکتوں سے معمور اختتام

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت جس سے اس میں شرکت کرنے والے مخلصین کو بہرہ اندوز و فائز المرام ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آتی ہے یہ ہے کہ وہ اوّل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان مقبول دعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو حضور علیہ السلام قیامت تک اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں پہلے ہی کر گئے ہیں۔ دوم وہ ان مقبول دعاؤں کے بھی مورد بنتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ برحق انہیں نوازتے ہیں سوم انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی رنگ میں دعائیں کرنے کا وقت اصفا میسر آتا ہے۔ وہ ان سہ گونہ دعاؤں اور ان کی مقبولیت سے اس طرح مالا مال ہو جاتے ہیں جس طرح ایک سرسبز و شاداب درخت پھل لانے کے موسم میں طیّب و شیریں ثمرات سے لد جاتا ہے حتیٰ کہ کثرت ثمر کی وجہ سے اس کی شاخیں زمین کی طرف جھکی پڑتی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی یہ عظیم الشان برکت امسال بھی جلسہ میں شرکت کرنے والے افراد (مردوں، عورتوں اور بچوں) کے حصہ میں آئی اور اس شان سے حصہ میں آئی کہ وہ مقبول دعاؤں سے اس طرح لد پھند گئے کہ وہ خود مجسم دعا بنے بغیر نہ رہے۔ جلسہ کا آغاز ہی اس شان سے ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز ایسی عظیم الشان دعا سے کیا اور شرکاء جلسہ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے ایسے پیار بھرے انداز میں مخاطب فرمایا اور دعاؤں کی شکل میں لاکھوں قلوب پر بے مثال شفقتوں کی ایسی پھوار برسائی کہ وہ روحانی کیف و سرور سے بھر گئے اور ان پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ حضور نے شفقتوں کی بارش برساتے ہوئے پیار بھرے انداز میں فرمایا:۔

"اے مہدی موعود و مسیح محمدی علیہ السلام کے وجود کی وہ سرسبز شاخو جو پھلوں سے لدی ہوئی ہو میں تم پر قربان! اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس کی تقدیر کی بے عدد بے حساب برکات میں سب سے زیادہ تمہارا حصہ ہو! اللہ تعالیٰ تمہارے اموال میں اور تمہارے نفوس میں برکت دے۔ تمہاری زبانوں میں غیر معمولی تاثیر پیدا کرے اور تمہارے جذبۂ ایثار کو بڑھاتے ہوئے تمہاری اس خواہش اور تمنا کو پورا کرے کہ تم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا کے دلوں کو جیتنے میں کامیاب ہو جاؤ۔"

افتتاحی خطاب کے آغاز میں ان دعاؤں نے ہزاروں ہزار سامعین کو خود مجسم دعا بنا دیا اور وہ ان دعاؤں کا مورد بننے پر اپنی خوش بختی پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ کے منصوبوں اور مساعی جمیلہ کی غیر معمولی کامیابی کیلئے دعاؤں میں محو ہو گئے۔ جب تک حضور ایدہ اللہ کا خطاب جاری رہا وہ قلبی طور پر مسلسل دعاؤں میں ہی مصروف رہے۔ اپنے افتتاحی خطاب کے اختتام پر جس میں حضور نے بالخصوص نوجوانوں کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں پاکستان ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مرد، عورتیں اور بچے شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ انہیں دردمندانہ دعاؤں سے نواز رہے تھے اور وہ حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ اس طرح پُر درد و پُر سوز دعاؤں کے درمیان جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

دعاؤں کا یہ سلسلہ پنجوقتہ نمازوں، تہجد اور خود جلسہ سالانہ کے اجلاسوں میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر اور حضور ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات کے دوران جاری رہا اور بالآخر یہ سلسلہ جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کے آخری حصہ میں اپنے نقطۂ عروج کو پہنچا جبکہ حضور نے جلسہ پر تشریف لانے والے قریباً پونے دو لاکھ افراد کو نہایت بیش قیمت دعاؤں سے نواز کر انہیں رخصت فرمایا قبولیت کے اس خاص موقع پر حضور نے مردوں اور عورتوں، جوانوں اور بچوں، حاضر اور غائب سب کو ہی اپنی دعاؤں سے نوازا اور سب کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا ہونے کے سلسلہ میں اپنی دردمندانہ التجا ارحم الراحمین خدا کے حضور پیش کی۔ یہ پُر تاثیر و ہمہ گیر دعا حضور نے جن الفاظ میں فرمائی ان کا خلاصہ یہ ہے:۔

خدا کرے ہم ہمیشہ ہی زمین سے اپنے خدا کی طرف بلند ہوتے رہیں اور یہ رخت ہماری بھلائی اور ترقی کی بنیاد ہو۔ یہاں رہنے والے بھی اور باہر سے آنے والے بھی خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں سے حصہ لیں۔ خدا کے فرشتے سفر و حضر میں آپ کے حافظ و ناصر ہوں۔ وہ دوست جن کے دلوں میں اس جلسہ میں شامل ہونے کی تڑپ تھی لیکن وہ اپنے بعض حالات کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے خدا تعالیٰ ان کے قلوب کی سکینت کے بھی سامان پیدا کرے۔

(میرے بچو اور جوانو! نمازیں باقاعدگی اختیار کرو اور ان میں سُست ہو کر کبھی اپنے باپوں اور ماؤں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنا کرو)

خدا تعالیٰ ان قوموں کے لئے بھی بہتری کے سامان پیدا کرے جو تاریک براعظم کہلانے والے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسلام کے نور سے منور ہو کر تاریخ میں تاریک کی بجائے نورانی براعظم کہلائے گا۔

اللہ تعالیٰ صبح و شام اور دن اور رات ہماری جماعت کے سب چھوٹوں اور بڑوں۔ مردوں اور عورتوں کی جھولیوں کو اپنی بے انتہا برکتوں سے بھر دے۔ انہیں شکر کے جذبات سے معمور سینے عطا کرے اور صحیح معنوں میں اسلام کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور مہدی موعود علیہ السلام کا سچا رفیق بنائے اور اپنی سب نعمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

ان ہمہ گیر اور پُر سوز دعاؤں سے نوازنے کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرائی اس میں جلسہ میں موجود قریباً پونے دو لاکھ افراد مرد، عورتیں اور بچے شریک ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ کی اقتداء میں کی جانے والی اس اجتماعی دعا کا منظر انتہائی پُر اثر تھا۔ لاکھوں ہاتھ فضا میں اٹھے ہوئے تھے اور لاکھوں روحیں آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ رہی تھیں۔ یہ ایک وقت اصفا تھا جو جلسہ میں شریک پونے دو لاکھ خوش نصیبوں کو میسر آیا۔ انہوں نے بصیرت کی آنکھ سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں آتے دیکھا اور اس کی رحمت کے زندہ نشان اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اس وقت اصفا کی عظمت و اہمیت کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے درج ذیل الفاظ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ حضور نے آج سے گیارہ سال قبل فرمایا تھا:۔

"ایک لاکھ آدمی (اور امسال تو بیک وقت پونے دو لاکھ آدمی دعا کر رہے تھے۔ ناقل) دعا کر رہا ہو اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہو اگر خلوصِ نیت ہو۔ اگر کبر نہ ہو، اگر نخوت نہ ہو، اگر یہ خیال نہ ہو کہ ہمارا کوئی حق ہے جو ہم نے اپنے رب سے لینا ہے بلکہ نہایت عاجزی اور تواضع اور انکسار کے ساتھ دعائیں کی جائیں تو اتنا بڑا مجمع جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ر ستمبر ۱۹۶۷ء)

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور خود ڈیڑھ پونے دو لاکھ مخلصین کی پُر درد و پُر سوز دعاؤں کے درمیان ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو ہمارے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا اور ۲۸ر دسمبر کو پُر درد و پُر سوز دعاؤں کے ساتھ ہی یہ اختتام پذیر ہوا۔ کیا ہی بابرکت افتتاح تھا اور کیا ہی برکتوں سے معمور اختتام تھا ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ کا۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ احباب جنہیں حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کا مورد بننے اور حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعاؤں میں شریک ہو کر وقت اصفا میسر آنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی اور وہ خدمت اسلام کے نئے عزم، نئے حوصلے اور نئے ولولہ سے مالا مال ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کو سمیٹ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ!

○

درخواست دعا میرے بڑے بھائی فضل الرحمٰن صاحب آج کل مختلف عوارض میں شدید بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے تا مولا کریم انہیں مکمل طور پر صحتیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (نعیم الدین۔ سن رائز سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی صفت تکلّم

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ .... اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ .... کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفاتِ کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آویں بلائیں نازل ہوں، اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو، اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو، میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اسی دنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا پس تم اس سے خوش ہو اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں۔ اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے۔ بلکہ ہزار دل اہل دل مذہب اسلام میں اس روحانی بہشت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور ان کی متفرق نعمتیں اس امتِ مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔ اور اس نے اس دعا کو قبول کر لیا، جو قرآن شریف میں آپ سکھلائی تھی اور وہ یہ ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ہمیں وہ راہ دکھلا جو ان راستبازوں کی راہ ہے۔ جن پر تو نے ہر ایک انعام و اکرام کیا ہے۔ یعنی جنہوں نے تجھ سے ہر ایک قسم کی برکتیں پائی ہیں اور تیرے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے ہیں اور تجھ سے دعاؤں کی قبولیتیں حاصل کی ہیں۔ اور تیری نصرت مدد اور راہ نمائی ان کے شاملِ حال ہوئی ہے۔ اور ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے۔ اور جو تیری راہ کو چھوڑ کر اور راہوں کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہ وہ دعا ہے جو نماز میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ اندھا ہونے کی حالت میں دنیا کی زندگی بھی ایک جہنم ہے۔ اور درحقیقت خدا کا سچا تابع اور واقعی نجات پانے والا وہی ہو سکتا ہے جو خدا کو پہچان لے اور اس کی ہستی پر کامل ایمان لے آوے اور وہی ہے جو گناہ کو چھوڑ سکتا ہے اور خدا کی محبت میں محو ہو سکتا ہے۔"

(لیکچر لاہور ص۳۰ و ص۳۱)

سو صرف آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ .... ہی نہیں بلکہ سورۂ فاتحہ بھی جسے ہم ہر نماز میں اتنی دفعہ روزانہ پڑھتے ہیں مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بڑی شدت سے کھولتی ہے۔

حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس صفتِ الٰہی کو معطل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مذکورہ بالا دلائل کے علاوہ اس کی راہ نمائی کے لئے امتِ محمدیہ کے سلف بزرگوں نے بہت کچھ فرمایا ہے۔ ان کے کچھ حوالے خاکسار نے اپنی کتاب "نزول وحی" میں دیئے ہیں ان کے علاوہ چند ایک یہاں بھی دیتا ہوں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ نعمت عطا کی بلکہ انہوں نے اس کے متعلق بعض وضاحتیں بھی کیں۔ سارے حوالے دینے کی گنجائش نہیں اس لئے صرف چار پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب نمبر ۵۱ میں جو انہوں نے خواجہ محمد صدیق صاحب کو لکھا تحریر فرماتے ہیں:۔

"اعلم ایھا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاھاً وذالک لافراد من الانبیاء وقد یکون ذالک لبعض الکمل من متابعیھم واذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمّی محدّثاً وھذا غیر الالھام وغیر القاء فی الروع وغیر الکلام الذی مع الملک انّما یخاطب بھذا الکلام الانسان الکامل واللہ یختص برحمتہ من یشاء۔

(مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۱)

ترجمہ۔ پس تو جان لے اے صدیق کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بندے کے ساتھ کبھی روبرو بلا واسطہ ہوتا ہے یہ افراد نبیوں میں سے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ایسا کلام انبیاء کے بعض کامل متبعین کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اور جب کسی کے ساتھ اس قسم کے کلام کی کثرت ہو جائے تو اس کو محدّث کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ کلام اس طرح کا نہیں ہوتا جیسے دل میں الہام یا القاء ہو اور نہ ہی اس طرح کا ہوتا ہے جو فرشتے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے کلام کے ساتھ صرف انسان کامل مخاطب کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے۔"

اس عبارت سے آگے وہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ روبرو سے کیا مراد ہے۔

"روبرو کلام کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کلام کرنے والا سننے والے کو دکھائی دیتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سننے والے کی آنکھیں کمزور اور ضعیف ہوں جو متکلم کے انوار کی چمک برداشت نہ کر سکتی ہوں۔ جیسے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کے جواب میں جو رؤیت کی بابت آپ سے پوچھا گیا تھا فرمایا کہ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ نیز کلام کے روبرو ہونے کے وقت تمام شہودی پردے دور ہو جاتے ہیں نہ کہ وجودی فافھم یہ معرفت طریقہ اس قسم کی ہے کہ آج تک کسی نے بیان نہیں کی۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

(مکتوبات مترجم قاضی عالم الدین۔ دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۱)

(۲) دوسرے بزرگ جن کے میں حوالے دینا چاہتا ہوں حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی کتاب فتوح الغیب مترجم آپ کے مقالہ نمبر ۲۶ میں ہے۔

"پس لازم پکڑ صبر کو اور رضا کو اور حفظ حال کو اور گمنامی کو اور بجھ جانے کو اور خاموشی کو اور پرہیز کو اور بھاگ جانے کو اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس کے دروازہ پر گر۔ اور لازم پکڑ نگوساری اور چشم پوشی کو اور حیا کو یہاں تک کہ کھٹ اپنی مدت کو پہنچ جائے۔ پس تیرا ہاتھ پکڑا جاوے اور تجھ کو آگاڑی کیا جاوے۔ اور تجھ سے وہ کھینچی جائے جس پر تو ہے۔ (یعنی سختی و مشقت دور کی جاوے) پھر تجھ کو فضیلتوں اور احسانوں اور رحمت کے دریا میں غوطہ دیا جاوے۔ پھر تو وہاں سے نکالا جاوے اور تجھ پر نوروں اور بھیدوں اور نادر لدنی علموں کی خلعتیں ڈالی جاویں۔ پس تو نزدیک کیا جاوے۔ اور بات سنایا جاوے اور کلام کیا جاوے۔ اور عطا کیا جاوے اور تو انگری دیا جاوے اور شجاعت دیا جاوے۔ اور بلند کیا جاوے اور اس سے خطاب کیا جاوے کہ تو آج ہمارے پاس مرتبہ والا امانتدار ہے۔" (فتوح الغیب ص۴۹-۵۰)

آپ کے مقالہ نمبر ۲۸ میں ہے۔

"پس ٹھہرا رہ یہاں تک کہ فنا تمام و کمال حاصل ہو۔ تو پھر تو ہستی سے ہٹایا جاوے۔ اور تیری حیاءت (یعنی زندگی) کامل کی جاوے اور تو زیور پہنایا جاوے اور پوشاک پہنایا جاوے۔ اور خوشبودار کیا جاوے اور بخور کیا جاوے۔ پھر تو سب سے بڑے بادشاہ کی طرف اٹھایا جاوے۔ پھر تجھے اس سے خطاب کیا جاوے کہ تو آج ہمارے پاس مرتبہ والا امانتدار ہے۔ پس تو الفت کیا جاوے اور لطف کیا جاوے [illegible] فضل سے اور اس سے بلایا جاوے اور قریب [illegible] کیا

چاوے اور بھیدوں سے واقف
کیا جاوے۔"
(فتوح الغیب ص۵۴)

اسی طرح آپ کے مقالہ ۱۴ میں ہے۔
"پس اسی طرح مومن کا حال ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف نزدیک کرتا ہے۔ اور اس کو برگزیدہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل کی آنکھ کے آگے رحمت اور احسان اور انعام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پس وہ اپنے دل سے دیکھتا ہے۔ جو نہ آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کان نے سنا ہے۔ اور نہ کسی آدمی کے دل پر گزرا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آسمان و زمین کے ملکوت کے غیبوں کا مطالعہ کرنا اور نزدیک کرنا اور کلام لذیذ لطیف کرنا اور نیک وعدہ دینا اور ناز کرنا اور دعا کا قبول کرنا اور سچا کرنا اور وعدہ کرنا اور پورا کرنا اور حکمت کی باتیں جو اس کے دل کی طرف دور جگہ سے ڈالی جاتی ہیں۔ پھر اس کی زبان پر ظاہر ہوتی ہیں۔"

کتاب الفتح الربانی میں بھی جو حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی کے مواعظ حسنہ اور ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ آپ نے الہام کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ عربی متن مع اردو ترجمہ از مولوی ثناء اللہ صاحب ندوی کو شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے چھاپا ہے۔ اس میں سرخی "حصہ نبوت" کے تحت اردو ترجمہ یہ ہے۔

"مومن کے دل میں جب الہام کا فرشتہ آتا ہے تو وہ توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے کہاں سے آیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرے حق کا حصہ نبوت ہوں۔ حق کی طرف سے آیا ہوں اور خود بھی حق ہوں۔ میں محبوب اور نظر پر باطن کے نگران کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ الہام اس کے باطن اس کے کان اور اس کی آنکھ سب میں بھرپور ہو جاتا ہے۔ وہ خلوت پسند ہو جاتا ہے۔ اور اپنے وطن سے ہجرت کر جاتا ہے پھر ایک دوسرا حکم آتا ہے جو اس کو متردد بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور معاملہ پیش آتا ہے۔ جو اس کو مضطرب بنا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ سکون آجاتا ہے۔ اس سکون کے بعد سارا وقت راز و نیاز میں گزرتا ہے۔ اس کو دیکھو گے کہ گویا کسی کی طرف کان لگائے ہوئے ہے اور کوئی پہلو میں بیٹھا سرگوشیاں کر رہا ہے۔"

اس آخری حصہ کی عبارت یہ ہے:۔

فاذا جاء السکون کان
الحدیث دائماً۔ تراہ کانہ
یصغی باذنہ الی احد
بجانبہ محدثاً یحدثہ
(فتح الربانی ص۵۶۷-۵۶۸)

(۳) شیخ محی الدین ابن عربی کا حوالہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ انہوں نے بھی یہی لکھا ہے کہ اولیاء اللہ پر مختلف اقسام کی وحی نازل ہوتی ہے ماسوا وحی تشریعی کے جو صرف انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

وھذا کلہ موجود فی
رجال اللہ من الاولیاء
والذی اختص بہ النبی
من ھذا دون الولی الوحی
التشریع
(فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۲۱۶-۲۱۷)

(۴) حضرت امام غزالی رحمتہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور ان میں صفت تکلم کو بھی لیا ہے۔ آپ کلمہ طیبہ کے حصہ لا الہ الا اللہ میں توحید کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے پہلے ان چھ صفات الٰہیہ کا ذکر کرتے ہیں جو بطور خلاصہ یہ پایا جاتا ہے۔

(۱) وحدانیت یعنی خدا اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔
(۲) تنزیہ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ اجسام کا مشابہ نہیں۔
(۳) زندگی یعنی وہ زندہ اور قادر ہے۔
(۴) علم یعنی وہ سب کچھ جانتا ہے۔
(۵) ارادہ یعنی خدا تعالیٰ نے کائنات کو ارادہ سے بنایا۔
(۶) سننا اور دیکھنا یعنی وہ سمیع و بصیر ہے۔

اس کے بعد وہ ساتویں صفت کا بیان ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ جو ان کی عربی عبارت کا اردو ترجمہ ہے۔

(۷) "کلام یعنی یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ کلام کرنے والا ہے۔ اور اپنے کلام ازلی قدیم سے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔ امر و نہی اور وعدہ وعید فرماتا ہے۔ اس کا کلام خلق کے کلام کے مشابہ نہیں کہ ہوا کے اندر سے یا اجرام کے صدمہ سے آواز ہوتی ہو۔ یا زبان کی حرکت اور ہونٹوں کی مطابقت سے حرف پیدا ہوں بلکہ ان سب سے جداگانہ ہے۔ اور قرآن اور روایت اور انجیل اور زبور اس کی کتابیں ہیں کہ انبیاء علیہم السلام پر اتریں ... اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے کلام بدوں آواز اور حروف سے سنے۔ جس طرح کہ ابرار آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو بدوں جوہر اور عرض کے دیکھیں گے۔ اور جبکہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ہیں۔ تو وہ زندہ اور عالم اور قادر اور مرید اور سمیع اور بصیر اور متکلم صرف اپنی ذات سے نہیں بلکہ حیات اور قدرت اور بصر اور کلام سے ہے۔"
(مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین جلد ۱ ص۱۲۶ تا ص۱۲۸)

اس عبارت کا آخری حصہ خاص طور پر قابل غور ہے۔ اس میں انہوں نے صفات میں تعطل کو کسی حالت میں بھی جائز نہیں رکھا۔ کیونکہ ان صفات کے مجموعہ کا نام ہی ہستی باری تعالیٰ ہے جس وجہ سے اللہ تعالیٰ کبھی اور کسی وقت بھی اپنی صفت تکلم سے الگ نہیں ہوتا اور جیسا کہ اوپر تفصیل آچکی ہے۔ اس صفت کا اظہار بھی ہر آن ہوتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کلام الٰہی کے مختلف پہلوؤں پر بڑی شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ الہام کی ہر زمانہ میں ضرورت۔ اس کی ضرورت پر ہر قسم کے اعتراضات کے جواب۔ الہام اور عقل کا باہم جوڑ۔ الہام کا سلسلہ اولیاء اللہ پر جاری ہے۔ الہام کی تعریف اور اس کی علت غائی اور اس کی حقیقت اور اس کی قسمیں۔ سچے الہام کی علامتیں۔ خدا کا کلام بندہ کو کس طرح پہنچایا جاتا ہے انسان کو کیا کرنا چاہیئے تا ایسے مکالمہ الٰہیہ کا مرتبہ عالیہ حاصل ہو۔ الہام کامل صرف قرآن شریف ہے۔ اور اسی طرح اس کے بعض اور پہلو۔

آپ پر اللہ تعالیٰ نے بارش کی طرح کلام الٰہی نازل فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میری حالت ایک عجیب حالت ہے بعض دن ایسے گزرتے ہیں کہ الہامات الٰہی بارش کی طرح برستے ہیں۔ اور بعض پیشگوئیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ایک منٹ کے اندر ہی پوری ہو جاتی ہیں۔"
(آئینہ کمالات اسلام ص۲۵۵)

اس کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ وحی جس کا ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ جس کی بابرکت آوازیں ہم نے اپنے کانوں سے سنی ہیں۔ وہ بلاشبہ انسان کی فطرت سے مافوق الوہیت کی زبردست طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہے جس کے دیکھنے سے گویا ہم خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کا ویسا ہی قول خالص ہے کہ جیسا کہ زمین اور آفتاب اور ماہتاب خدا تعالیٰ کا فعل خالص اور بلاشبہ وہ انسانی فطرت کی حدود سے ایسا ہی بلند تر ہے۔ جیسا کہ خدا انسان سے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۲ حاشیہ)

خدا اب بھی اسی طرح کلام فرماتا ہے۔ جس طرح پہلے تھا۔ اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مُہر نہیں لگاتے۔ بے شک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالامال کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے دروازے کھلے ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر تشریعی حدود ختم ہو گئیں اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سید و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۲ و ص۵۳)

"ایک سچا مسلمان اس کی آواز اب بھی اسی طرح سن سکتا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر سنی تھی۔"
(ایام الصلح ص۹۸)

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔
(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء ، دوسرے روز کا پہلا اجلاس

(۳)

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس پروگرام کے مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء کو صبح سوا نو بجے زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے کی جس کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

اسلام میں اختلافات کا آغاز:

اس کے بعد محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز کے دو وجوہ ہیں۔ پہلی وجہ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت کی کمی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ رض کی تعداد رک گئی اور آنیوالوں کی تعداد بڑھ گئی۔ نئے آنے والے اپنے ساتھ کمزوریاں تعصبات۔ اختلافات اور رسومات وغیرہ بھی لائے۔ چونکہ ان نئے آنے والوں کی تعداد کے مقابل پر تربیت کرنے والوں کی تعداد کم تھی اس لئے اختلافات نے سنگین صورت اختیار کی جو بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر منتج ہوئی۔ اختلافات کے آغاز کی دوسری وجہ گہری بیرونی سازش تھی۔

محترم مجیب الرحمان صاحب نے بتایا کہ یہ اختلافات یکدم شروع نہیں ہوئے بلکہ مختلف مراحل میں سے گزر کر اپنے عروج کو پہنچے پہلے مرحلہ میں مفسدین نے ایسی زمین تلاش کی جہاں فتنہ کا بیج بویا جا سکے۔ بصرہ کی زمین انہیں ایک خاص قسم کی جمعیت بنانے کے لئے مفید نظر آئی۔ کوفہ میں انتظامی رخنہ اندازی کا بیج بونے کے لئے مناسب زمین ملی۔ شام میں مفسدین نے طبقاتی اور ذہنی اضطراب پیدا کیا۔ مصر کی زمین اعتقادی رخنہ اندازی کے لئے مفید ثابت ہوئی۔

دوسرے مرحلہ میں مفسدین نے براہ راست خلیفۂ وقت کی ذات پر اعتراضات کرنے کی بجائے عاملین کے خلاف شبہات و شکوک پیدا کرنے شروع کئے۔

تیسرے مرحلہ میں انہوں نے ایک صوبہ کے عمال و گورنر کے خلاف دوسرے صوبہ میں شبہات و شکوک پیدا کرنے شروع کئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ صوبہ کے لوگ بوجہ حالات سے ناواقف ہونے کے اپنے عامل کے خلاف بات نہیں سنتے ان کی اس فتنہ پردازی کی خبر خلیفۂ وقت کے پاس پہنچی۔ تحقیقات بھی ہوئی اور صحابہ کرام رض نے سخت اقدام کا مشورہ دیا لیکن خلیفۂ وقت نے جو سراپا شفقت تھے کوئی سخت اقدام کرنے کے فتنہ پردازوں کو اصلاح کا موقع دیا۔

چوتھے مرحلہ میں مفسدین نے براہ راست خلیفۂ وقت کی ذات پر اعتراضات کرنے شروع کئے۔ حضرت عثمان رض نے ان اعتراضات کا ایک ایک کرکے جواب دیا اور صحابہ کرام رض نے ان کی تائید کی لیکن مفسدین نے اس سے کوئی اثر نہ لیا۔

پانچویں مرحلہ میں انہوں نے علی الاعلان اختلافات کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

فاضل مقرر نے تاریخ اسلام سے متعدد واقعات پیش کرکے فرمایا کہ تاریخ کے ان واقعات پر غور کرنے کے بعد بعض زریں اصول معلوم ہوتے ہیں اگر ان اصول کا خیال رکھا جائے تو آئندہ اختلافات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے وہ اصول یہ ہیں:۔

(۱) بعض بزرگ بھی اجتہادی غلطیوں کا شکار ہو سکتے ہیں وہ غلطی کھا سکتے ہیں گو ایسے لوگ فتنہ میں براہ راست اور بالارادہ شریک نہیں ہوتے

(۲) بعض اوقات بزرگوں کی اولاد کسی زعم میں گرفتار ہو کر فتنہ میں ملوث ہو سکتی ہے۔

(۳) فتنہ پرداز کبھی تربیت یافتہ لوگوں پر حملہ نہیں کرتا۔

(۴) فتنہ پرداز کو زرخیز زمین ہمیشہ مرکز سے دور علاقہ میں ملتی ہے کہ وہاں لوگ صحیح حالات سے واقف نہیں ہوتے

(۵) فتنہ پرداز اپنے مقصد کے حصول کے لئے بڑی عیاری سے بزرگوں کا نام استعمال کرتے ہیں تا سننے والے دھوکہ میں آ جائیں۔

آپ نے جماعت کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے فرزندانِ احمدیت! اے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے علمبردارو! تاریخ ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسلام کی نشأۃ اولیٰ کی تاریخ کو نظر انداز نہ کرنا۔ نشأۃ اولیٰ میں جب تک مسلمان خلافت سے وابستہ رہے وہ ترقی کرتے رہے جب خلافت سے ان کی وابستگی کمزور ہوئی تو وہ زوال اور انحطاط کا شکار ہو گئے تم خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد رکھو۔ آج پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں باہم محبت پیدا کر دی ہے کوئی مشرق کا ہو یا مغرب کا جنوب کا ہو یا شمال کا۔ کالا ہو یا گورا۔ عربی ہو یا عجمی۔ سب کو اس نے باہم بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ آج پھر حبل اللہ اتاری گئی ہے اور واعتصموا بحبل اللہ کی آواز بلند ہوتی ہے تم اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ فتنوں پر گہری نظر رکھو اپنی تربیت کی طرف خاص توجہ کرو۔ تمہارے زمانہ میں فتوحات مقدر ہیں اور فتوحات کے زمانہ میں جماعت میں بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں تم اپنے رگ و ریشہ میں احمدیت کو سمو لو۔ اور نئے شامل ہونے والوں کی تربیت کی طرف خاص دھیان دو تا تم میں کوئی فتنہ رخنہ اندازی نہ کر سکے اور جب تم اس دنیا سے رخصت ہونے لگو تو اپنی ذمہ داری سے امانت دوسروں کے سپرد کر سکو اور کہہ سکو کہ دیکھو ہمارے بعد اندھیرا نہیں اُجالا ہے۔

نمائندہ وفد گھانا کی تقریر:

محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر کے بعد مکرم اسماعیل بی کے ایڈو آف گھانا نے گھانا کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے اپنا تعارف کرایا اور فرمایا۔ میں جماعت احمدیہ گھانا کی نیشنل ایگزیکٹو کا ممبر ہوں نیز ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول، کماسی کا سیکنڈ ہیڈ ماسٹر اور ونار گھانا کا امیر ہوں۔

اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور امام جماعت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے اور پھر امیر و مشنری انچارج گھانا اور گھانین بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا السلام علیکم حاضرین جلسہ تک پہنچایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ ۱۹۲۱ء میں گھانا میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہوا اس کے بعد وہاں جماعت نے بتدریج ترقی کی ہے اس وقت وہاں ۲۸۶ مساجد ہیں۔ ۴۵۰ شاخیں ہیں ۱۰۰ مشن ہاؤس ہیں ۵۸ پرائمری اور مڈل سکول اور سات سیکنڈری سکول ہیں ایک سکول خالصۃً لڑکیوں کیلئے ہے جو نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی کے نام سے مشہور ہے۔ ایک مشنری سکول ہے جس میں مغربی افریقہ کے تمام علاقوں کے طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں چار میڈیکل سنٹر ہیں۔ سفر موار گائیڈنس جاری ہے۔ جماعت کی تعداد پانچ لاکھ سے متجاوز ہے

آپ نے فرمایا گھانا کی جماعتیں بہت منظم ہیں۔ بکثرت مبلغ (پاکستانی و گھانین) کام کر رہے ہیں سات گھانین مبلغ جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں موجودہ امیر و مبلغ انچارج بھی جامعہ احمدیہ کا فارغ التحصیل اور گھانین ہے اس کے علاوہ ہم نے والنٹیر مبلغ ایسوسی ایشن بھی قائم کر رکھی ہے جس کے ممبروں کی تعداد تین سو کے قریب ہے یہ لوگ بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور کوئی موقعہ تبلیغ کا ضائع نہیں کرتے ذیلی تنظیمیں (انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ) قائم ہیں ان کے نیشنل اور ریجنل اجلاس ہوتے ہیں خلیفہ وقت کی خاص اجازت سے ہم نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔ میں اس کی ایک کاپی اپنے ساتھ لایا ہوں جو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے ماتحت کام کرنے والے ہمارے ٹیچرز اور ڈاکٹرز کا وہاں بہت اثر ہے

آپ نے فرمایا کہ ہمارے ملک میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر اور موجودہ امیر محترم عبدالوہاب بن آدم شاہد نے بحیثیت امیر و انچارج مبلغ گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے جزائے خیر دے۔

بالآخر آپ نے جماعت احمدیہ گھانا کی ترقی اور وہاں غلبۂ اسلام کے لئے بہتر کام کرنے کی توفیق میسر آنے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی۔

(باقی)

سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ کی دعائیہ فہرست

امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے آخری دن مورخہ ۲۹ اکتوبر تک حسب ذیل ۳۰۲ مجالس انصار اللہ نے اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیئے۔ الحمد للہ۔ ان تمام مجالس کی فہرست بغرض دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی۔ حضور نے بعد ملاحظہ تحریر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے۔" (آمین)

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱۹۷۸ء کا بجٹ سو فیصد ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ

ضلع فیصل آباد: فیصل آباد شہر۔ جڑانوالہ۔ سمندری۔ چک جھمرہ۔ پیرمحل۔ ماموں کانجن۔ رجانہ۔ ۹۹ گ ب مریم۔ ۵۵-۵۶ گ ب۔ ۶۲ ج ب کھیم سنگھ والا۔ ۹۸ ج ب زتن۔ ۴۷ ج ب بل۔ ۲۷۷ ج ب سٹیلان۔ ۱۲۷ ر ب چوہڑی۔ ۷ ر ب لوہکے دیوی۔ ۱۳۳ گ ب شرقی۔ ۱۳۲ گ ب جوگندر سنگھ والا۔ ۲۷ ج ب کلاں۔ ج ب شہباز پور۔ ۲۱۰ گ ب۔ ۲۸۷ ج ب۔ ج ب بلاسور۔ ۳۱۲ ج ب کھتووالی۔ ۵۸ ج ب۔ ۳۳ ج ب۔ ۶۱ ج ب دھرور۔ ۵۹۱ گ ب گنگا پور۔ ۲۹۷ ج ب۔ ۲۰۹ گ ب اودھ کل۔ ۱۳۹ ر ب گھمی۔ ۴۱۵ ج ب چندر کے۔ ۲۴ ج ب سر شمیر روڈ۔ ۸۸ ج ب حیانہ۔ ۶۹ ر ب گھسیٹ پور۔ ۱۰۹ ر ب مسعود آباد۔ ۶۶ ج ب دھاندرہ۔ ۲۳۳ ج ب دھیرو کے۔ ۲۹ ج ب خورد۔ ۲۶۶ ر ب کھرڑیانوالہ۔

ضلع شیخوپورہ: شیخوپورہ شہر۔ واربرٹن۔ سچا سودا۔ باہڑانوالہ۔ چک ۱/۶۲ خورد۔ ننکانہ صاحب۔ بیوادپور۔ نارنگ منڈی۔ جھنگڑ حاکم والا۔ گھیلی ورک۔ جھنڈیر۔ شرقپور خورد۔ کوٹ عبدالمالک۔ کوٹ پنڈوری۔ چک ۱۲۳۔ سرانوالی بھلیر۔ جوڑا سگھر۔

ضلع لاہور: ماڈل ٹاؤن۔ دارالذکر۔ کماس۔ بدری۔

ضلع قصور: بھائی پھیرو۔ پتوکی۔ چونیاں۔ سانگرہ۔ جوڑہ۔ للیانی۔ ملادھیکے نیویں۔

ضلع جھنگ: احمد نگر۔ بکا نسوآنہ۔ جھنیاں۔ نصیر آباد۔ گڑھ مہاراجہ۔

ضلع سیالکوٹ: سیالکوٹ شہر۔ ملیانوالہ۔ بھوڈی ملیاں۔ پنڈی بھاگو۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ پسرور۔ سیان ترسکہ۔ گھٹیالیاں خورد۔ غوطہ فتح گڑھ۔ ناروال۔ راڑکے۔ چونڈہ۔ سمبڑیال۔ دولت پور۔ چھور۔ کھریپ۔ بھوپال والا۔ بھرہ کے کلاں۔ ساہووالہ۔ کوٹ کرم بخش۔ ڈنڈ پور کھرولیاں۔ داتہ زیدکا۔ کلاسوالہ۔ قلعہ کالروالا۔ چندر کے منگولے۔ گدیاں۔ کوٹ پڈا۔ بدوملہی۔ ٹھیریانوالہ۔ مراڑہ ظفروالا۔ فتوکے۔ تلونڈی بھنڈراں۔ کنجروڑ۔ بھاڈے ہالا۔ کھیوہ باجوہ۔ منڈیکی گورایہ۔ ڈھیسی۔ کوٹلی نواب۔ ڈیرہ چک۔ مرل۔ رائے پور۔ غالب میانوالی۔ کوٹ کوڑا۔ کوٹلی نتھو ملہی۔ نوادے بھکیکے۔ بلوتلہ۔ نوشہرے والا۔ میرا چکے۔ کوٹ نقیار۔ مہدی پور۔ بھومیٹی۔

ضلع اٹک: اٹک شہر۔ پنجند۔

ضلع سرگودھا: سرگودھا شہر۔ بھیرہ۔ ۸۶ جنوبی۔ ۶۲ شمالی۔ ۷۸ جنوبی۔ ۹ شمالی۔ بیار۔ بھکھہ۔ کوٹ مومن۔ ۲۷ جنوبی۔ ۸۰ شمالی۔ بھابڑہ۔ بھلوال۔ ۷۹ شمالی۔ 39/D.B۔ احمد آباد جنوبی۔ ثمر آباد چوکہ۔ رکھ چراگاہ۔ بھان جانن خان۔ کھائی کلاں۔ کوٹھی نواب۔ خوشاب۔ ۴۹ جنوبی۔ ۱۵۲ شمالی۔ سلانوالی۔ میانی۔ 8/M.B۔ ادھمہ۔ 8/T.D.A۔ ۳۸ جنوبی۔ ۹۸ شمالی۔ ۵۰ جنوبی۔ 168/171۔ منگلا۔ چک ۷۸ شمالی۔ ۱۷ جنوبی۔ ہجکہ۔

ضلع گوجرانوالہ: گوجرانوالہ شہر۔ کوٹ تارڑ۔ تونیکی۔ گکھڑ منڈی۔ ہیبے چٹھہ۔ حافظ آباد۔ منڈیر آباد۔ پنڈی بھٹیاں۔ بقاپور۔ بھڑی شاہ رحمان۔ کوٹ شیرا۔ دولووالی۔ شیخ کھیکی منڈی۔ علی پور چٹھہ۔ پیرکوٹ ثانی۔ تتلے عالی۔ لویری والا۔ ڈاہرانوالی۔ چک چٹھہ۔ بھلوکی۔ فیروز والا۔

ضلع گجرات: چوکنانوالی۔ گوٹریالہ۔ کیرانوالہ۔ سوک کلاں۔ بادموٹے۔ چک ۹ گوربخش پورہ۔ کالرہ کلاں۔ دیونا ماجرہ۔ معین الدین پور۔ نصیرہ۔ چک ۲۰۔ ڈھیری فلورا۔ لنگے۔ شیخ پور۔ سعد اللہ پور۔ کنجاہ۔ گولیکی۔ شادیوالی خورد۔ سرائے عالمگیر۔ سدوکے۔ رسول کالج۔ کڑیانوالہ۔ چک ۲۹۔ احمد آباد۔

ضلع جہلم: جہلم شہر۔ دوالمیال۔ خانپور۔ ڈنڈوت۔ آڑیس۔ بھون۔

ضلع راولپنڈی: اسلام آباد۔ کہوٹہ۔ گوجرخان

ضلع ملتان: سرائے سدھو۔ چک ۵ درکھانہ۔ علی پور۔

ضلع وہاڑی: ۱۶۳ شتاب گڑھ۔ میلسی۔ چک 46/E.B۔ 493-491/E.B۔

ضلع ساہیوال: اوکاڑہ شہر۔ 6/11-L۔ بشیر پور۔ پاکپتن۔ میرک 9/14-L۔ 55/12-L۔ 40/5-R۔ 190/9-R۔ حویلی وساوے۔ سدھوگیرہ۔

ضلع مظفر گڑھ: 226/T.D.A۔ 104/M.L۔ 671/T.D.A۔ 172/T.D.A۔

ضلع ڈیرہ غازیخان: کوٹ قیصرانی۔ اللہ آباد۔ ڈیرہ غازیخان شہر۔

ضلع رحیم یار خان: رحیم یار خان شہر۔ بستی بابا اللہ بخش۔ 132/N.P

ضلع بہاولنگر: 184/7-R۔ 56/9-R۔ 18/8-R۔

ضلع بہاولپور: بہاولپور شہر۔ اوچ شریف۔ ۱۸۳ مراد۔ 23/D.N.B۔ ۱۹۰ مراد۔ ۱۶۰ مراد۔ 63/D.B۔ شکرانی۔ ۱۶۱ مراد۔

صوبہ بلوچستان: کوئٹہ شہر۔ سبی۔

آزاد کشمیر: نیو میرپور۔ میرا بھڑکا۔ کوٹلی۔

ضلع حیدرآباد: ظفر آباد دلابیبی نبی۔ آصف آباد۔ حیدرآباد شہر

ضلع بدین: بدین شہر۔

ضلع نواب شاہ: نواب شاہ شہر۔ جمال پور۔ چک ۲۱ دودھ۔ قمر آباد۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔ رحمان آباد۔ دریا خان مری۔ گوٹھ عطاء محمد۔ کمال ڈیرو۔ گوٹھ رسول بخش (دوڑ)

ضلع تھرپارکر: میرپور خاص۔ محمد آباد۔ جیمس آباد۔ کرمی 270/9۔ کاچیلو۔ ڈگری۔ نور نگر۔ چک ۱۵۱۔ گوٹھ غلام رسول۔ پھیرو چیچی۔ گوٹھ سیٹھ عزیز احمد۔ فضل آباد۔ گوٹھ احمدیہ۔ نفیس نگر۔ کریم نگر۔ نبی سرروڈ۔

ضلع لاڑکانہ: کھنڈو۔ انور آباد۔ وارہ۔

ضلع خیرپور میرس: گوٹھ غلام محمد شہانی۔ گوٹھ فتح دین۔ کرونڈی۔

ضلع سانگھڑ: گوٹھ فتح پور۔ احمد پور۔

ضلع سکھر: سکھر شہر۔ شکار پور۔ کموشہید۔ پنوعاقل۔

ضلع جیکب آباد: گدو بیراج

کراچی: ناظم آباد کراچی۔ مارٹن روڈ کراچی۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ صدر کراچی۔

صوبہ سرحد: بنّی۔ ہری پور۔ ایبٹ آباد۔ داتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

عزیزہ فریدہ بنت محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ اس خوشی میں بچی کے والدین نے مبلغ ۵۰/- روپیہ برائے تعمیر مساجد بیرون بھجواتے ہوئے مخلصین جماعت سے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بچی کو قرآن مجید کے انوار سے منور فرمائے اور پڑھانے والوں کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اطلاعاً شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۷۳

میں میاں محمد رمضان ولد میاں حسن محمد صاحب قوم جٹ پیشہ بیکار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن منصور والی ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی ۶ کنال مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپیہ واقع منصور والی ضلع گوجرانوالہ۔

۲- ... ۲۰۰۰/- ... روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد رمضان ولد حسن محمد صاحب ساکن منصور والی ضلع گوجرانوالہ ۔ ۔ خاص۔

گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

گواہ شد۔ ناصر احمد منیر سیکرٹری مال ہیڈ خانکی۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۴

میں فاطمہ بیگم زوجہ مہر علی محمد صاحب۔ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- نقد ۵۰۰/- روپے

۲- حق مہر ۳۲/- روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بیگم اہلیہ علی محمد صاحب C/O خان عبدالمجید خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد اختر ولد مہر علی محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ علی محمد ولد ابراہیم صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۵

میں غلام صغریٰ بیگم زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن چک 52/P ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ

۲- زیورات طلائی چوڑیاں ۴ عدد وزن ۴ تولہ انگوٹھی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ ۲۱۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام صغریٰ بیگم زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب چک 52/P خاص ضلع رحیم یار خان۔

گواہ شد۔ فضل احمد ولد چوہدری نواب خان صاحب باجوہ چک 52/P ضلع رحیم یار خان (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ ماسٹر محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ 52/P ضلع رحیم یار خان۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۷

میں حمید اللہ خان ولد حبیب اللہ خان صاحب مرحوم قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ حمید اللہ خان ۱۹ نابھہ روڈ لاہور

گواہ شد۔ م ناصر احمد وصیت ۶۲۲۳ اسلامیہ پارک لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اسحاق وصیت ۱۶۹۱۳ پرانی انارکلی لاہور (صدر حلقہ)

مسل نمبر ۲۳۸۷۸

میں محمد جمیل فیضی ولد الحاج محمد علی صاحب فیضی قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ دو عدد پلاٹ پانچ پانچ مرلہ کے واقع نصیر آباد ربوہ قیمت ۲۵۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد جمیل فیضی ولد الحاج محمد علی صاحب فیضی C/O ڈاکٹر محمد اقبال شاد باغ کالونی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد طارق صفدر وصیت ۲۱۷۵۴ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ عمر علی طاہر مربی سلسلہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۹

میں امۃ القیوم زوجہ خواجہ انور احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱۲-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپیہ۔

۲- زیور طلائی چوڑیاں ۴ عدد سیٹ ۱ عدد انگوٹھی ۱ عدد۔ وزن کل ۱۲ تولہ۔ قیمت ۹۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ القیوم زوجہ خواجہ انور احمد صاحب احمدیہ منزل وزیر آباد۔

گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

گواہ شد۔ میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیر آباد۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا وِرد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مال اور احسان کس کا ہے؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی"۔

(تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۵۵)

احباب جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کو یاد رکھتے ہوئے چندہ جات کی بروقت ادائیگی کا اہتمام فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرماوے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم مبشر احمد ناصر کے نکاح کا اعلان مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ زاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد اللطیف خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چاہ بھاگووال موضع نیل کوٹ تحصیل و ضلع ملتان کے ہمراہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے مسجد احمدیہ چاہ بھاگووال میں کیا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ *

اِعلان

اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۷۹ء کے پہلے صفحہ پر "ENROLMENT IN FULL SWING" کے عنوان کے تحت سٹاف رپورٹر کی طرف سے یہ خبر شائع کی گئی ہے کہ

IN CASE OF AN AHMADI WHO GETS THE FORM MEANT FOR THE MUSLIMS AND TAMPERS WITH THE OATH PRESCRIBED IN IT WILL HAVE TO BE PASSED ON BY ENUMERATOR TO REGISTRATION OFFICERS FOR FINAL DECISION.

یعنی وہ احمدی جو "مسلمانوں" کے لئے بنائے گئے ووٹروں کے فارم (ناجائز طور پر) حاصل کرے اور اُس فارم میں درج شدہ قسم میں ردّ و بدل کرے تو ووٹ بنانے والا عملہ (از خود اس فارم کو واپس نہ کرے بلکہ) اس فارم کو متعلقہ رجسٹریشن افسروں کو بھجوا دے تا اس پر آخری فیصلہ کیا جائے۔

کوئی مخلص احمدی اِس قسم کی حرکت نہیں کر سکتا اور کسی کو بھی کوئی ہدایت دینے کی ضرورت نہیں لیکن دوست یہ دیکھیں کہ کسی سادہ لوح اَن پڑھ احمدی کو ووٹ بنانے والا عملہ ورغلا کے اور غلط باتیں کر کے اِس قسم کی حرکت نہ کروا لے جس کے نتیجہ میں اس کے اس ذاتی فعل کی وجہ سے اُسے ذاتی نقصان اُٹھانا پڑے۔

(ناظر امورِ عامہ)

* فرمائے۔

(محمد منصف خاں ساکن چک ۶۰ ج ب تحصیل و ضلع فیصل آباد)

۲۔ میری چھوٹی بہن عزیزہ طاہرہ صدیقہ بنت مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کا نکاح عزیزم چوہدری محمد سعید اختر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب آف بیریانوالہ ضلع فیصل آباد سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربّی سلسلہ مقیم لودھراں نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اِس رشتہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار نور احمد ناصر" دار الشکور" گلی نمبر ۴ سنت نگر۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

نسخہ نمبر
اکسیر اپھارہ
فی پیکٹ -/۲ روپے۔ فی درجن -/۱۶ روپے
فی گرس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
مکمل فہرست ادویات مفت
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۶۰۶
پروڈکشن برانچ ۶۰۷